

آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

قسط-۱۵

سرور عالم راز سرور

تمہید:

علم عروض اور شاعری کی بنیادی باتوں پر مضامین کا یہ سلسلہ قدرے توقف کے بعد پھر جاری ہو گیا ہے۔ یہ توقف کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا پر تھا۔ کوشش کی جائے گی کہ مستقبل میں مضامین پابندی سے مناسب وقفوں کے بعد آتے رہیں۔ ہر چند کہ ارباب اردو انجمن کی جانب سے ان مضامین پر اب تک کوئی خاطر خواہ تبصرہ موصول نہیں ہوا ہے اور اس بنا پر یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کو کتنا قبول عام حاصل ہوا ہے یا نہیں ہوا، لیکن پندرہ اقساط کے بعد اس سلسلہ کا اپنے انجام کو پہنچنا ضروری ہے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ میرا اندازہ ہے کہ ابھی تقریباً پندرہ اقساط مزید آتی ہیں۔ اس کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ ان کو نظر ثانی کے بعد ایک کتاب کی شکل میں شائع ہونا چاہئے کہ نہیں۔ اگر قارئین راقم الحروف کی اس سلسلہ میں مدد کر سکیں اور اپنے خیالات معرض تحریر میں لائیں تو عنایت ہو گی۔ یہ سلسلہ ارباب اردو کی سہولت کے لئے ہی شروع کیا گیا تھا، چنانچہ ان کی رائے اور تجاویز سے ہی اس کی افادیت کا صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

زیر نظر مضمون میں ایسی بحروں کا بیان جاری رکھا گیا ہے جو اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں مستعمل ہیں۔ بحر متقارب، بحر متدارک، بحر رمل، بحر ہزج اور بحر کامل کا بیان اس سے پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔ اس قسط میں بحر رجز کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ اب تک یہ سلسلہ خلوص اور دلسوزی پر ہی چلا ہے اور آئندہ بھی خلوص و دلسوزی پر ہی چلتا رہے گا، انشاء اللہ۔

تکلفات قیام و سجود ہیں بے سود کہیں خلوص و محبت، کہاں رسوم و قیود
(راز چاند پوری)

بحرِ رجز

رجز-۱: بحر رجز کی تفعیل

بحر رجز کی تفعیل حسب ذیل ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ؛ مُسْتَفْعِلُنْ؛ مُسْتَفْعِلُنْ؛ مُسْتَفْعِلُنْ

یعنی اس بحر کی بنیادی اور سالم صورت مثنیٰ ہے اور اس میں مُسْتَفْعِلُنْ چار مرتبہ آتا ہے۔
اُردو میں اس بحر کی مسدس (چھ رکنی) شکل بھی مستعمل ہے لیکن اس کا وقوع نسبتاً بہت کم
ہے۔ ڈاکٹر جمال الدین جمال صاحب کی کتاب: تفہیم العروض: میں اُردو شاعری میں اس بحر کا وقوع
تقریباً ڈیڑھ فی صد لکھا ہوا ہے، گویا اُردو کی اگر دو سو (۲۰۰) غزلیں دیکھی جائیں تو ان میں سے بہ
مشکل تین غزلیں بحر رجز میں مل سکیں گی۔ عام طور پر یہ بحر سالم ہی استعمال کی گئی ہے۔ اس کی کچھ
مزا حف شکلیں بھی ملتی ہیں جو اکثر استعمال ہوئی ہیں۔ ساتھ ہی بہت سی ایسی مزا حف شکلیں بھی ہیں جو
یا تو نہایت ہی کم استعمال کی گئی ہیں یا بالکل ہی استعمال نہیں کی گئیں۔ سالم اور چند مختلف مزا حف
شکلوں کی مثالیں بحر کی تقطیع کے بیان میں دی جائیں گی۔ یہاں یہ کہنا نامناسب نہیں ہے کہ بحر رجز
میں غزلیں ڈھونڈنا (خاص طور سے قلیل الوقوع مزا حف شکلوں میں) کبھی گئی غزلیں ڈھونڈنا بہت
محنت اور وقت چاہتا ہے۔

رجز-۲: مُسْتَفْعِلُنْ کے زحافات

مرزا یاس عظیم آبادی نے اپنی کتاب: چراغ سخن: میں مُسْتَفْعِلُنْ کے زحافات کی تعداد

اُنیس (۱۹) لکھی ہے۔ یہ زحافات درج ذیل ہیں:

- (۱) مُفَا عَلْن (۲) مُسْتَفَّ عَلْن (۳) فَا عَلْن (۴) مَفَّ عَوْلْن
 - (۵) فَعْلَنْ (بہ سکون عین) (۶) مُسْتَفَّ عَلَان (۷) مُسْتَفَّ عَلَّاتْن
 - (۸) مَفَّ عَوْلَان (۹) فَعْلَان (بہ سکون عین) (۱۰) فَوَّ عَوْلْن (۱۱) فَعْلَتْن (عین)
 - مکسور (۱۲) فَاَع (۱۳) فَع (۱۴) مُفَا عَلَان (۱۵) مُسْتَفَّ عَلَان (۱۶) فَا عَلَّاتْن
 - (۱۷) فَعْلَتَان (عین مکسور) (۱۸) مُفَا عَلَّاتْن (۱۹) مُسْتَفَّ عَلَّاتْن
- جمال الدین جمال صاحب نے بھی اپنی کتاب: تفہیم العروض: میں مُسْتَفَّ عَلْن کے اُنیس (۱۹) زحافات لکھے ہیں لیکن ان کی فہرست اور مرزایاں عظیم آبادی کی فہرست میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اس فرق کی وجہ نہیں معلوم ہو سکی۔ تفہیم العروض میں درج زحافات نیچے لکھے جا رہے ہیں:
- (۱) مُفَا عَمِلْن (۲) مُسْتَفَّ عَلْن (۳) مَفَّ عَوْلْن (۴) فَعْلَنْ (بہ سکون عین)
 - (۵) مُسْتَفَّ عَلَان (۶) مُسْتَفَّ عَلَّاتْن (۷) مَفَّ عَوْلَان (۸) فَعْلَان (بہ سکون عین)
 - (۹) فَا عَلْن (۱۰) فَعْلَتْن (۱۱) فَوَّ عَوْلْن (۱۲) مُفَا عَلَان
 - (۱۳) مُفَا عَلَّاتْن (۱۴) مُسْتَفَّ عَلَان (۱۵) مُسْتَفَّ عَلَّاتْن (۱۶) فَعْلَتَان
 - (۱۷) فَع (۱۸) فَاَع (۱۹) فَا عَلَان

ان دونوں فہرستوں کا مقابلہ کیجئے تو فَا عَلَّاتْن کا ذکر پہلی فہرست میں نہیں ہے جب کہ فَا عَلَان اور مُفَا عَمِلْن دوسری فہرست میں نہیں ہیں۔ ہم پچھلی اقسام میں مذکورہ اپنے موقف کی تائید و توثیق میں مُسْتَفَّ عَلْن کے اکیس (۲۱) زحافات تسلیم کرتے ہیں یعنی مرزایاں صاحب کی فہرست میں فَا عَلْن اور مُفَا عَمِلْن کا اضافہ کر لیتے ہیں۔ اس طرح مرزایاں صاحب اور جمال الدین صاحب

دونوں کی فہرستیں تمام و کمال ہماری فہرست میں شامل ہو جاتی ہیں۔

یہاں یہ کہنا ضروری اور مناسب ہے کہ اساتذہ عروض نے بحرِ جز میں ذریعہ ذیل افاعیل کا تبادل قرار دیا ہے یعنی ان میں سے ایک افاعیل کی جگہ دوسرا افاعیل ایک ہی شعر کے مختلف مصرعوں میں باندھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر شعر کے ایک مصرع میں فاعِلن اور دوسرے میں اسی مقام پر فاعلان باندھنا درست اور قابل قبول ہے۔ ایسے تبادل کی متعدد مثالیں بحرِ جز کے اشعار کی تقطیع کے بیان میں پیش کی جائیں گی۔ یہ تبادل افاعیل حسب ذیل ہیں:

(۱) مُسْتَفْعِلْن اور مُسْتَفْعِلَان (۲) مَفْعُوْلُن اور مَفْعُوْلَان (۳) فَعْلَنْ اور فَعْلَان

(۴) فاعِلْن اور فاعِلَان (۵) فَعْل اور فاع (۶) مَفْعا عِلْن اور مَفْعا عِلَان

رجز-۳: بحرِ جز کی تفاعیل

نیچے بحرِ جز کی مختلف تفاعیل دی جا رہی ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسی بھی ہیں جن کو اتنا کم استعمال کیا گیا ہے کہ مثالیں ڈھونڈنے پر بھی شاذ و نادر ہی ملتی ہیں۔ بحرِ جز کے اردو شاعری میں نسبتاً کم مقبول ہونے کی وجہ کہیں نظر نہیں آئی۔ چونکہ اس کی بیشتر تفاعیل میں غنائیت اور موسیقیت دیگر بحروں کے مقابلہ میں کم ہے اور اس کی ادائیگی میں زبان و قافیاً ایک لہجہ کے لئے رکتی ہے اس لئے گمان ہے کہ اس بحر کے زیادہ مقبول نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہو۔ تقطیع کے لئے مثال کے طور پر دئے ہوئے اشعار اور ان کی تقطیع سے بھی ظاہر ہو گا کہ اس بحر کی گنتی چنی چند تفاعیل ہی اساتذہ کی توجہ کامرکز رہی ہیں۔ بیشتر تفاعیل پر ان کی نظر انتخاب نہیں گئی ہے۔ ذریعہ ذیل تفاعیل کے علاوہ بھی بہت سی اور تفاعیل ہیں جن کو طوالت کے خوف سے یہاں نہیں دیا گیا ہے۔ اہل ذوق انھیں مختلف کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں دی گئی تفاعیل سے افاعیل کے اُس تبادل کی تصدیق بھی ہوتی ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ مُسْتَفْعِلْن اور مُسْتَفْعِلَان، فاعِلْن اور فاعِلَان، فَعْلَنْ اور فَعْلَان، فَعْل اور فاع، مَفْعُوْلُن اور مَفْعُوْلَان، مَفْعا عِلْن اور مَفْعا عِلَان کو متبادل صورتوں میں باندھنا عام

ہے اور ان کی توثیق متعدد مثالوں سے نیچے ہو جائے گی۔

(۱) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ

(۲) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلَانِ

(۳) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ

(۴) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلَانِ

(۵) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ

(۶) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلَانِ

(۷) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مَفْعُولُنْ

(۸) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مَفْعُولَانِ

(۹) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مَفْعُولُنْ

(۱۰) مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مُسْتَفْعِ جِلْنِ؛ مَفْعُولَانِ

(۱۱) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ

(۱۲) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلَانِ

(۱۳) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ

(۱۴) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلَانِ

(۱۵) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ

(۱۶) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلَانِ

(۱۷) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ

(۱۸) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلَانِ

(۱۹) مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ؛ مُقْتَضِ جِلْنِ

(۲۰) مُفَا عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن؛ مُفَا عَلْن؛ فَا عَلْن

(۲۱) مُفَا عَلْن؛ مُفَا عَلْن؛ مُفَا عَلْن؛ مُفَا عَلْن

(۲۲) مُفَا عَلْن؛ مُفَا عَلَان؛ مُفَا عَلْن؛ مُفَا عَلَان

(۲۳) مُفَا عَلَّاشْن؛ مُفَا عَلَّاشْن؛ مُفَا عَلَّاشْن؛ مُفَا عَلَّاشْن

رجز ۴: بحر رجز کے اشعار کی تقطیع

کل چودھویں کی رات تھی شب بھر رہا چرچا ترا

کل چودھویں کی رات تھی؛ شب بھر رہا؛ چرچا ترا

مُسْتَقْ عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن

کچھ نے کہا یہ چاند ہے، کچھ نے کہا چہرا ترا

کچھ نے کہا؛ یہ چاند ہے؛ کچھ نے کہا؛ چہرا ترا

مُسْتَقْ عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن

(ابن انشا)

غنچہء نا شگفتہ کو دُور سے مت دِکھا کہ یوں

غُنچہء نا؛ شِگفت کو؛ دُور سے مت؛ دِکھا کہ یوں

مُسْتَقْ عَلْن؛ مُفَا عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن؛ مُفَا عَلْن

بوسے کو پوچھتا ہوں میں، منہ سے مجھے بتا کہ یوں

بوسے کو پوچھتا ہوں؛ منہ سے مجھے بتا کہ یوں

مُسْتَقْ عَلْن؛ مُفَا عَلْن؛ مُسْتَقْ عَلْن؛ مُفَا عَلْن

(غالب)

اے مجھ کو تجھ سے سو ملے، تجھ سانہ پایا ایک میں
اے مَج کُج؛ سے سو ملے؛ شُج سان پا؛ یا اے ک مے
مُسْتَفْعِلْن؛ مُسْتَفْعِلْن؛ مُسْتَفْعِلْن
سو سو کہیں تو نے مگر، منہ پر نہ لایا ایک میں
سو سوک ہی؛ تو نے مگر؛ مَھ پر ن لا؛ یا اے ک مے
مُسْتَفْعِلْن؛ مُسْتَفْعِلْن؛ مُسْتَفْعِلْن

(میر تقی میر)

آبلہ پا نکل گئے کانٹوں کو روندتے ہوئے
آب لا پا؛ ن کل گئے؛ کاٹ کو رو؛ دتے ہوئے
مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن
سو جھا پھر آنکھ سے نہ کچھ منزل یار دیکھ کر
سوچ پرا؛ ک سے ن گچ؛ مَن زل یا؛ ردے ک کر
مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن

(لا ا علم)

اوروں کا ہے پیام اور، میرا پیام اور ہے
اَوْرک ہے؛ پ پیام اور؛ مے رپ یا؛ م ا ور ہے
مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن

عشق کے درد مند کا طرز کلام اور ہے
 عشق کِ در؛ دَمَن دَکا؛ طرزِ کِلا؛ مَ اُو رہے
 مُفَعِّلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ؛ مُفَعِّلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ
 (اقبال)

پُرسشِ غم کا شکریہ، کیا تجھے آگہی نہیں
 پُرسشِ غم؛ کِشکِ رِیہ؛ کائِجِ آ؛ گِہِ نِ ہی
 مُفَعِّلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ؛ مُفَعِّلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ
 تیرے بغیر زندگی درد ہے زندگی نہیں
 تے رِبِ فِہے؛ رِزِنِ دِگی؛ دَر دَہے زِن؛ دِگی نِ ہی
 مُفَعِّلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ؛ مُفَعِّلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ
 (احسان دانش)

غم محبت ستا رہا ہے، غم زمانہ مسل رہا ہے
 غمِ مَحَبَّت؛ سِن تارہا ہے؛ غمِ زَمَانَا؛ مَسَل رہا ہے
 مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ
 مگر مرے دن گزر رہے ہیں، مگر مرا وقت ٹل رہا ہے
 مَ گِرمِ رے دِن؛ گِ دَر رہے ہے؛ مَ گِرمِ رَاوَق؛ تَنگِل رہا ہے
 مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ
 (عبدالحمید عدم)

غروڑ الفت کی طرزِ نازش عجب کرشمے دکھا رہی ہے
 نَغ رُورِ اُل فت؛ کِ طَر زِ نازِش؛ عَجَب کرِش مے؛ دِ کارِ ہی ہے
 مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن
 ہماری روٹھی ہوئی نظر کو تری تجلی منا رہی ہے
 ہمارِ روٹھی؛ ہائی نَظر کو؛ تِری تَجلِ لی؛ مَنّا رہی ہے
 مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن
 (مضطر خیر آبادی)

نظر پڑا اک بتِ پری وش، نرالی سچ دھج، نئی ادا کا
 نَظَر پَڑا اک؛ بَ تے پَری وِش؛ نِ رالِ سَچ دَج؛ نَئی ادا کا
 مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن
 جو عمر دیکھو تو دس برس کی، پہ قہر و آفت، غضبِ خدا کا
 جُعمِ ردے کو؛ تے دس بَرس کی؛ پَہ قَہر و آفت؛ نَغ صَبَحِ داکا
 مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن
 (نظیر اکبر آبادی)

نظیر آخر کو ہار کر میں گلی میں اُس کی گیا تھا بچنے
 نَظِی رَآخِر؛ کِ ہارِ کر مے؛ گِلی مِ اُس کی؛ گِیا تا پَک نے
 مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن؛ مُفا عِلّاتُن

تماشا ہوتا جو مجھ کو لے کر، وہ شوخ اپنا غلام کرتا
 تماشا ہوتا؛ بچ ک لے کر؛ و شوخ اپنا؛ غلام کرتا
 مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن
 (نظیر اکبر آبادی)

ہوائے شب بھی ہے عنبر افشاں، عروج بھی ہے مہِ جبین کا
 ہوائِ کُشبِ بی؛ عجب برفِ شا؛ حُج رُوحِ بی ہے؛ مہِ جِ بی کا
 مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن
 نثار ہونے کی دو اجازت، محل نہیں ہے: نہیں، نہیں: کا
 نثار ہونے؛ ک دو اجازت؛ مَحَلِ ن ہی ہے؛ ن ہی ن ہی کا
 مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن
 (اکبر الہ آبادی)

نظر کو ہو ذوق معرفت کا کرے تو شوق اضطراب پیدا
 نِظرِ ک ہو ذوقِ مَعْرِفَت کا؛ کِ رے شوقِ قِصص؛ طِرابِ پے دا
 مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن
 سوال پیدا جو ہوں گے دل میں، انہیں سے ہوں گے جواب پیدا
 سِوالِ پے دا؛ حُج ہو گِ دِل مے؛ اُنی سِ ہو گے؛ حُجِ و ابِ پے دا
 مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن؛ مُفاِ علائن
 (اکبر الہ آبادی)

پوچھ نہ مار کر پلک لمبی سی سانس لی تھی کیوں
 پوچھ نہ ما؛ ر کر پلک؛ لمب سی سا؛ س لی ت کو
 مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ؛ مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ
 پھر ہوئی ویسی ہی کھٹک کا ہے کی ہے یہ کیا بتائیں
 پرہ وے؛ س ہی ک ٹک؛ کاہ ک ہے؛ کی کاب تائے
 مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ؛ مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ
 (آرزو لکھنوی)

ہو گئی کیاریاں ہری، جیسے کے رُت پلٹ چلی
 ہ گ و کا؛ ریہ ری؛ جے س ک رُت؛ پلٹ گئی
 مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ؛ مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ
 کون یہ مسکرا دیا، ہنسنے لگی کلی کلی
 کون ی مُس؛ ک را دیا؛ ہسن ل گی؛ کلی کلی
 مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ؛ مُفْعِلُنْ؛ مُفَاعِلُنْ
 (آرزو لکھنوی)

ملا جو موقع تو روک دوں گا جلال روزِ حساب تیرا
 مِلاجِ موقع؛ تے روک دوگا؛ ج لال روزے؛ حِساب تے را
 مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ؛ مُفَاعِلَاتُنْ

پڑھوں گا رحمت کا وہ قصیدہ کہ ہنس پڑے گا عتاب تیرا
 پے ڈوگ رحمت؛ ک وہ ق صی دہ؛ ک بس پے ڈے گا؛ عتاب تے را
 مُفا علائن؛ مُفا علائن؛ مُفا علائن؛ مُفا علائن
 (جوش ملیح آبادی)

ہم ہی میں تھی نہ کوئی بات، یاد تمہیں نہ آ سکے
 ہمہ م تی؛ ن کو ع بات؛ یا د تے؛ ن آ س کے
 مُفَعِلُن؛ مُفا علان؛ مُفَعِلُن؛ مُفا علن
 تم نے ہمیں بھلا دیا، ہم نہ تمہیں بھلا سکے
 ثَم ن ہ مے؛ ب ل ا د یا؛ ہم ن تے؛ ب ل ا س کے
 مُفَعِلُن؛ مُفا علن؛ مُفَعِلُن؛ مُفا علن
 (حفیظ جالندھری)

مثال برگِ خزاں رسیدہ ہوا ہے زرد آفتاب کیسا
 مِثالِ برگے؛ خِزا ر سی دہ؛ ہوا ہے زردا؛ فتاب کے سا
 مُفا علائن؛ مُفا علائن؛ مُفا علائن؛ مُفا علائن
 مگر قیامت قریب آئی، کھلا ہے بند نقاب کیسا
 مگر قیامت؛ قریب آئی؛ ک ل ا ہے بندے؛ ن قاب کے سا
 مُفا علائن؛ مُفا علائن؛ مُفا علائن؛ مُفا علائن
 (جعفر علی خاں لکھنوی)

نہ ساز و مطرب، نہ جام و ساقی، نہ وہ بہارِ چمن ہے باقی
ن سازِ مطرب؛ ن جامِ ساقی؛ ن ووب ہارے؛ سچ مَن ہ باقی
مُفاِ علاثن؛ مُفاِ علاثن؛ مُفاِ علاثن؛ مُفاِ علاثن
نگاہِ شمعِ سحر کے پردے پہ نقشہء انجمن ہے باقی
ن گاہِ شمعِ سحر کے پردے؛ پِئق ش اے اُن؛ ج مَن ہ باقی
مُفاِ علاثن؛ مُفاِ علاثن؛ مُفاِ علاثن؛ مُفاِ علاثن
(اختر شیرانی)

ہم نِفسو اُجڑ گئیں مہر و وفا کی بستیاں
ہم نِفسو؛ اُجڑ گئی؛ مہر و وفا؛ کسِ بستی یا
مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن
پوچھ رہے ہیں اہل دل مہر و وفا کو کیا ہوا
پوچھ رہے؛ واہلِ دل؛ مہر و وفا؛ کس کاہوا
مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن
(عبدالحمید سالک)

شکوہء غم سے فائدہ، شکرِ ستم بھی کیا ضرور
شک و غم؛ سِفاءِ وہ؛ شکِ رسِ ستم؛ سِفاءِ رُور
مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن؛ مُفَعِّلُکُن

حسن کے شعبدوں کا حال، شعبدہ گر سے کیا کہیں
 حُسنِ کِثْمَع؛ بے دوکِ حال؛ کُثْمَع بے دگر؛ سِ کا ک ہے
 مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن
 (فانی بدایونی)

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور
 تے رَا ما؛ مے بے حُضور؛ تے رِن ما؛ رے سِ رور
 مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن
 ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر
 اے سِن ما؛ رے گ رر؛ اے سِ ما؛ مے سے گ رر
 مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن
 (علامہ اقبال)

واں وہ غرور و عز و ناز، یاں یہ حجابِ پاسِ وضع
 واوُغ رُو؛ رُر عَز ناز؛ یایِ ح جا؛ بے پاسِ وضع
 مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن
 راہ میں ہم ملین کہاں، بزم میں وہ بلائے کیوں
 راہِ م ہم؛ مے لے ک ہا؛ بزمِ م وہ؛ بے لاء کو
 مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن؛ مُثْمَعِ عَلَن
 (مرزا غالب)

شام بھی تھی دُھواں دُھواں، حسن بھی تھا اُداس اُداس
 شامِ بیتی؛ دُوا دُوا؛ حُسنِ بیتی؛ اُداس اُداس
 مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن؛ مُنقَعلُن؛ مُنفا علان
 دل کو کئی کہانیاں، یاد سی آ کے رہ گئیں
 دل ک کئی؛ کہانیاں؛ یادِ سی آ؛ ک رہ گئی
 مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن؛ مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن
 (فراق گور کھپوری)

تیری پیہری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
 تے رپِ نیم؛ سب ری کب یہ؛ سب سب بڑی؛ دلی ہے
 مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن؛ مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن
 بخشا گدائے راہ کو تو نے شکوہ قیصری
 بخش گدا؛ راہ کو؛ توں ش کو؛ وقص ری
 مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن؛ مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن
 (جوش ملیح آبادی)

پھرتا ہوں تجھ بغیر میں، ہو کے دوانہ گوبہ کو
 پرستہ شج؛ ب غے رمے؛ ہو ک دوا؛ ن کو ب کو
 مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن؛ مُنقَعلُن؛ مُنفا علُن

شہر بہ شہر، دہ بدہ، خانہ بہ خانہ، کو بہ کو
شہ رب شہ؛ رَدہ ب دہ؛ خان ب خا؛ ن کو ب کو
مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن؛ مُفْعِلْن
(قلندر بخش جرات)

اختتامیہ:

بحرِ جز کابیان یہاں ختم ہوتا ہے لیکن قصہ ابھی تمام نہیں ہوا ہے! امید ہے کہ یارانِ اُردو اس سلسلہ کے متعلق اپنی رائے، تنقید و تنقیح اور تجاویز راقم الحروف کو بھیجیں گے تا کہ مضامین کو مزید دلچسپ اور کارآمد بنایا جاسکے۔ راقم ان دوستوں کا ممنون ہے جنہوں نے دلسوزی سے ان مضامین کا مطالعہ کیا ہے اور اپنے خیالات سے مجھ کو سرفراز کیا ہے۔ ڈاکٹر خلیل طوقار (صدر شعبہ اُردو، استنبول یونیورسٹی، ترکی) خاص شکرہ کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ان مضامین کو اپنے جریدہ ارتباط: میں شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اور کمال مہربانی و دوست نوازی سے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔

توفیق اگر رہبر منزل نہیں ہوتی
معراجِ محبت کبھی حاصل نہیں ہوتی
(راز چاند پوری)
